بغیر دعوت شادیوں میں کھانے کھایا ہو، تو اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1951

تاریخ اجراء: 07ربیع الثانی1446ھ/11اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص بغیر دعوت کے شادیوں اور ولیموں میں کھانا کھانے جاتا تھا مگر اب اسے نے اس گناہ سے توبہ کرلی ہے تو اب اس کو اس کے کفارے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جن جن شادیوں میں بلااجازتِ شرعی کھانا کھایا، ان لوگوں کو کھانے کی رقم ادا کرے یا ان سے معاف کروائے۔ اگر سب کا معلوم نہیں تو جن جن کا کنفرم یاد ہے کہ فلاں کی دعوت اس طرح ناجائز طریقے سے کھائی تھی، ان سے معافی تلافی کرنی ہوگی۔ اصل مالکان کا انتقال ہوچکا ہو تو ان کے ورثا سے معافی تلافی کرنی ہوگی۔ مکمل کوشش کے باوجود جو لوگ نہ مل سکیں یا یاد ہی نہ ہو کہ مزید کس کس کی ایسی ناجائز دعوت کھائی تھی تو ان کی طرف سے اتنی رقم مالک کی طرف سے صدقہ کردے۔ اگر زندگی میں کبھی کسی فرد کا یقینی طور پر یاد آگیا کہ فلاں کی دعوت کھائی تھی مگر معافی تلافی کی صورت نہیں کی تو اس سے معافی تلافی کرنی ہوگی۔ اگر وہ صدقہ کرنے کو جائز رکھے تو ٹھیک ورنہ مانگنے پر اس کو اس کی رقم دینی ہوگی۔ نیز اللہ تعالی کی بارگاہ میں سچی توبہ بہر حال کرنی ہوگی۔

مشکوۃ المصابیح میں بحوالہ سنن ابی داؤد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله ومن دخل على غير دعوة دخل سارقا وخرج مغيرا“ یعنی جسے دعوت دی گئی، اس نے قبول نہ کی، تو بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے داخل ہوا، تو وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکلا۔

اس حدیث کے تحت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”(دخل سارقا) لأنه دخل بغير إذنه فيأثم كما يأثم السارق في دخول بيت غيره (وخرج مغيرا) أي ناهبا غاصبا يعني وأن أكل من تلك الضيافة فهو كالذي يغير أي يأخذ مال أحد غصبا“ یعنی (وہ چور بن کر داخل ہوا) کیونکہ وہ مالک کی اجازت

کے بغیر داخل ہوا، پس یہ گناہگار ہوگا، جیسے چور دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کی وجہ سے گناہگار ہوتا ہے۔(اور وہ غارت گری کر کے نکلا)یعنی لوٹنے والا غاصب بن کر نکلا۔ مراد یہ ہے کہ اگر اس نے اس دعوت سے کچھ کھایا، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو غارت گری کرتا یعنی کسی کا مال ناجائز طریقہ سے چھین لیتا ہے۔(مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، حدیث 3222، جلد6، صفحہ 343-344، مطبوعہ:بیروت)

امیر اہلسنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ”ولیمہ ہو یا کوئی اور خصوصی دعوت، بغیر دعوت کے اس میں گھس جانا اور کھالینا گناہ، حرام و جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر بلائے (یعنی دعوت کے بغیر) گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکلا۔“(دعوتوں کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 6، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net